درس حدیث

شیخ عبدالواحد عبداللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی' ایم اے پنجاب یونیورسٹی

انما الاعمال بالنیات

عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: "انما الاعمال بالنیات' و انمالکل امری مانویٰ فمن کانت هجرته الی الله و رسوله فهجرته الی الله رسوله و من کانت هجرته لدنیا یصیبها' اوامراة ینکحها فهجرته الی ما هاجر الیه" (1)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا "کہ تمام اعمال کی صحت کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ نیت کے مطابق ملے گا۔ پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف ہے' تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کی غرض سے ہے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی۔

حدیث کی اہمیت:

اس حدیث کی اہمیت میں علماء سلف سے بہت کچھ اقوال منقول ہیں:

حافظ ابن حجرؒ اپنی مایہ ناز کتاب فتح الباری میں رقم طراز ہیں: "اس حدیث کی گراں قدری کے بارے میں ائمہ کرام سے تواتر کے ساتھ منقول ہے' جیسے کہ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں اس حدیث سے زیادہ جامع' بے نیاز کرنے والی اور فائدہ والی حدیث اور کوئی نہیں ہے۔

امام عبد الرحمٰن بن مہدی' امام شافعی' امام احمد بن حنبل اور محدث علی بن مدینی وغیرہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ حدیث اسلام کا ایک تہائی حصہ ہے۔ اور بعض کے نزدیک ایک چوتھائی حصہ

ہے۔ عبد الرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ یہ حدیث علم کے تیں ابواب پر مشتمل ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ستر ابواب پر مشتمل ہے۔ (2)

نیت کا مفہوم:

امام نوویؒ فرماتے ہیں۔ "نیت کا معنی یہ ہے کہ انسان دل سے کسی کام کے کرنے کا ارادہ پختہ عزم کے ساتھ کرے۔ (3)

اور علامہ ناصر الدین بیضاوی فرماتے ہیں نیت دل کے اس رجحان کا نام ہے جو حصول منفعت یا دفع مضرت کے اعتبار سے کسی ایسے کام کی طرف ہو جو اس کے غرض کے مطابق ہو' چاہے اس کا تعلق حالؔ سے ہو یا مستقبل سے' اور شرعی اعتبار سے کسی کام کو اللہ کی رضا کے حصول اور اس کے حکم کی بجا آوری کے لئے کرنے کے ارادے کو نیت کہا جاتا ہے۔ (4)

قبول اعمال میں نیت کی اہمیت:

کسی بھی عمل خیر کی قبولیت کے لئے نیت شرط اولین ہے۔ ورنہ محض مشقت ہے۔ اور اس عمل کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ جس کے دلائل درج ذیل ہیں:

(الف) کلام پاک سے:

(وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناه هباء منثورا) (5)

ترجمہ "اور ہم ان کے اعمال کی طرف متوجہ ہوکے ان کو اڑتی خاک کی طرح کردیں گے"۔

کیونکہ ایمان و اخلاص اور شریعت کی موافقت کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ہر بندے کے لئے ضروری ہے کہ وہ نیت کو جانے تاکہ اسے معرفت حاصل ہو' پھر صدق اور اخلاص کے ساتھ اپنے عمل کو درست کرے' کیونکہ بندے کے لئے یہی نجات کا وسیلہ ہے۔

(ب) حدیث نبوی سے:

1۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ بتائیے کہ ایک آدمی بہادری دکھانے کو لڑتا ہے اور ایک آدمی قومی حمیت کے لئے لڑتا ہے اور ایک آدمی دکھلاوے کے لئے لڑتا ہے۔ ان میں سے اللہ کی راہ میں کس کی لڑائی ہے؟ فرمایا: "جو اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے لئے لڑے وہ

اللہ کی راہ میں ہے۔ (6)

2۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سفر میں صحابہ کرام سے اس طرح فرمایا "تم اپنے پیچھے مدینے میں کچھ ایسے آدمی چھوڑ آئے ہو تم جو بھی کوئی وادی طے کرتے ہو' یا جو بھی راہ چلتے ہو وہ بھی تمہارے ساتھ اجر میں برابر کے شریک ہیں"۔ صحابہ نے پوچھا " ایسا کیوں؟ اے اللہ کے رسول ؐ حالانکہ وہ مدینہ میں ہیں؟" فرمایا "ان کو مجبوری نے روک رکھی ہے" (7)

اس سے بڑھ کر نیت کی درستی کی برکت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق "جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہیں کیا اس کے لئے بھی ایک نیکی لکھی جاتی ہے"۔ (8)

3۔ حضرت ابو عمران جونی فرماتے ہیں کہ فرشتے اعمال کو لے کر چڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اس صحیفے کو پھینک دو!" فرشتے عرض کرتے ہیں: "اے ہمارے رب اس نے اچھی بات کی اور ہم نے اس کو لکھ لیا"۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "فلاں آدمی کے لئے اتنی نیکی لکھو!" فرشتے کہتے ہیں "اے رب! اس نے تو ایسا عمل نہیں کیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس نے اس کی نیت کی تھی"۔ (9)

4۔ اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے تین قسم کے لوگوں کے متعلق عدالت الہیہ سے جنہم کا فیصلہ سنایا جائے گا۔ چنانچہ سب سے پہلے ایسے شخص کی پیشی ہوگی' جو جہاد میں شہید ہوا ہوگا' وہ جب حاضر عدالت ہوگا' تو اللہ تعالیٰ پہلے اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ وہ اس کو یاد آجائیں گی۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا "فما عملت فیھا؟" تم نے ان نعمتوں کے مقابلے میں کیا عمل کیا؟ شہید جواب دے گا "قاتلت فيك حتى استشهدت" میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ مجھے شہید کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا "کذبت" تو جھوٹ بولتا ہے۔ تو نے صرف اس لئے جہاد کیا تھا کہ تو بہادر کہلائے' تو دنیا میں تیری بہادری کا چرچا ہو چکا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس طرح ایک عالم دین اور عالم قرآن کو حاضر عدالت کیا جائے گا۔ اور اس سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے کیا اعمال کئے؟ وہ کہے گا کہ میں نے تیری رضا کے لئے تیرے دین اور

تیری کتاب کے علم کو پڑھا اور پڑھایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے تو عالم' قاری کہلانے کے لئے یہ سب کچھ کیا تھا۔ پھر اللہ کے حکم سے اس کو بھی دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک ایسا شخص پیش ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ مال و دولت دیا ہو گا۔ اس سے بھی سوال کیا جائے گا کہ تونے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ اے اللہ میں نے خیر کا کوئی ایسا شعبہ نہیں چھوڑا جس میں تیری رضا جوئی کے لئے اپنا مال خرچ نہ کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' کہ تو جھوٹا ہے تو نے تو صرف اس لئے مال خرچ کیا تھا کہ دنیا میں لوگ تجھے سخی کہیں تو دنیا میں تیری سخاوت کا چرچا خوب ہو چکا۔ پھر اس کو بھی اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (10)

5۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ: جس کا غرض و غایت دنیا ہو' اللہ تعالیٰ اس کا شیرازہ بکھیر دے گا' اور اس پر فقر مسلط کر دے گا۔ اور دنیا میں سے وہی چیز اسے ملے گی جو اس کی مقدر ہو۔ اور جس کا نصب العین آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کی شیرازہ بندی کرے گا اور اس کے دل میں بے نیازی ڈال دے گا۔ اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آئے گی۔ (11)

6۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ "تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے کوئی بھی چیز خرچ نہیں کرتا مگر اس پر تجھے اجر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ تو اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ رکھتا ہے اس پر بھی تجھے اجر و ثواب دیا جائے گا"۔ (12)

اقوال سلف:

1۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ کہ سب سے افضل عمل یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے فرائض کو ادا کرے اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرے' اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی سچی نیت کرے۔ (13)

2۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے "لا عمل لمن لا نية له ولا اجر لمن لا خسبة له" ترجمہ "جس شخص کی نیت نہ ہو اس کا عمل بے معنی ہے' اور جسے اجر و ثواب کی نیت نہ ہو اس کے لئے اجر ہے ہی نہیں۔

3۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے: لا ینفع قول الا بعمل ولا ینفع قول

و لا عمل الابنية (14) بغیر عمل کے کوئی قول قابل قبول نہیں ہوگا اور نہ کوئی قول اور عمل بغیر نیت کے قبول ہوگا۔

4۔ مشہور فقیہ سفیان بن سعید ثوری فرماتے ہیں "ماعالجت شیئا اشد علی من نیتی لانہا تتقلب علی" (15) یعنی میں نے اپنی نیت کی اصلاح کی جدوجہد سے زیادہ اور کوئی مشکل نہیں پایا۔ کیونکہ یہ باربار مجھ پر پلٹ پڑتی ہے۔

5۔ مشہور محدث حضرت عبداللہ بن المبارک کا قول ہے رب عمل صغیر تعظمه النية و رب عمل کبیر تصغره النية (16) یعنی بہت سے چھوٹے عمل' نیت اسے بڑا بنا دیتی ہے' اور بہت سے بڑے عمل اس کی نیت کو چھوٹا بنا دیتی ہے۔

6۔ یحی بن ابی کثیر محدث فرماتے ہیں "تعلموا النية' فانها ابلغ من العمل" (17) تم نیت کی حقیقت پہچان لو کیونکہ یہ عمل سے بڑی چیز ہے۔

حافظ ابن حجرؒ نیت کی رکنیت یا شرطیت کے بارے میں فقہاء کا اختلاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قبولیت اعمال کے لئے نیت کے رکن یا شرط ہونے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے اور راجح بات یہی ہے کہ ابتداء عمل میں نیت کا درست ہونا رکن ہے جبکہ دوران عمل اس کا استحضار یعنی شرعاً اس کا کوئی منافی نہ ہونا شرط ہے۔ (18) پھر ابن حجر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ کے اقوال سے استدلال کیا ہے۔ اللہ ہم سب کو نیت خالص عطا کرے اور جادہ حق پر گامزن کرے آمین۔

1۔ صحیح بخاری مع فتح الباری 9/1 و مختصر صحیح مسلم للمنذری رقم الحدیث 1080
2۔ فتح الباری مع صحیح بخاری 11/1 کتاب بدء الوحی
3۔ فتح الباری 13/1 کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللعه علیہ وسلم
4۔ فتح الباری 13/1 کتاب بدء الوحی بات کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
5۔ الفرقان: 23
6۔ صحیح بخاری بمع فتح الباری (27/6) رقم الحدیث (2810)
7۔ سنن ابن ماجہ 923/2 رقم (2765)
8۔ صحیح بخاری مع فتح الباری 323/11 رقم الحدیث (6491)
9۔ منہاج القاصدین ص 528 تالیف ابن الجوزی

10۔ مختصر صحیح مسلم المنذری ص289 رقم الحدیث (1089)
11۔ سنن ابن ماجہ 1375/2 رقم الحدیث (1295)
12۔ صحیح بخاری مع الفتح 164/3 رقم الحدیث (1295)و مختصر صحیح مسلم ص259 رقم الحدیث (982) 13۔ جامع العلوم و الحکم ص14
14۔ جامع العلوم و الحکم ص12
15۔ جامع العلوم و الحکم ص13
16۔ جامع العلوم و الحکم ص14
17۔ جامع العلوم و الحکم ص13
18۔ فتح الباری 13/1 باب کیف کان بدء الوحی